

ہر انگریزی ماہ کی یکم ۱۹۷۰

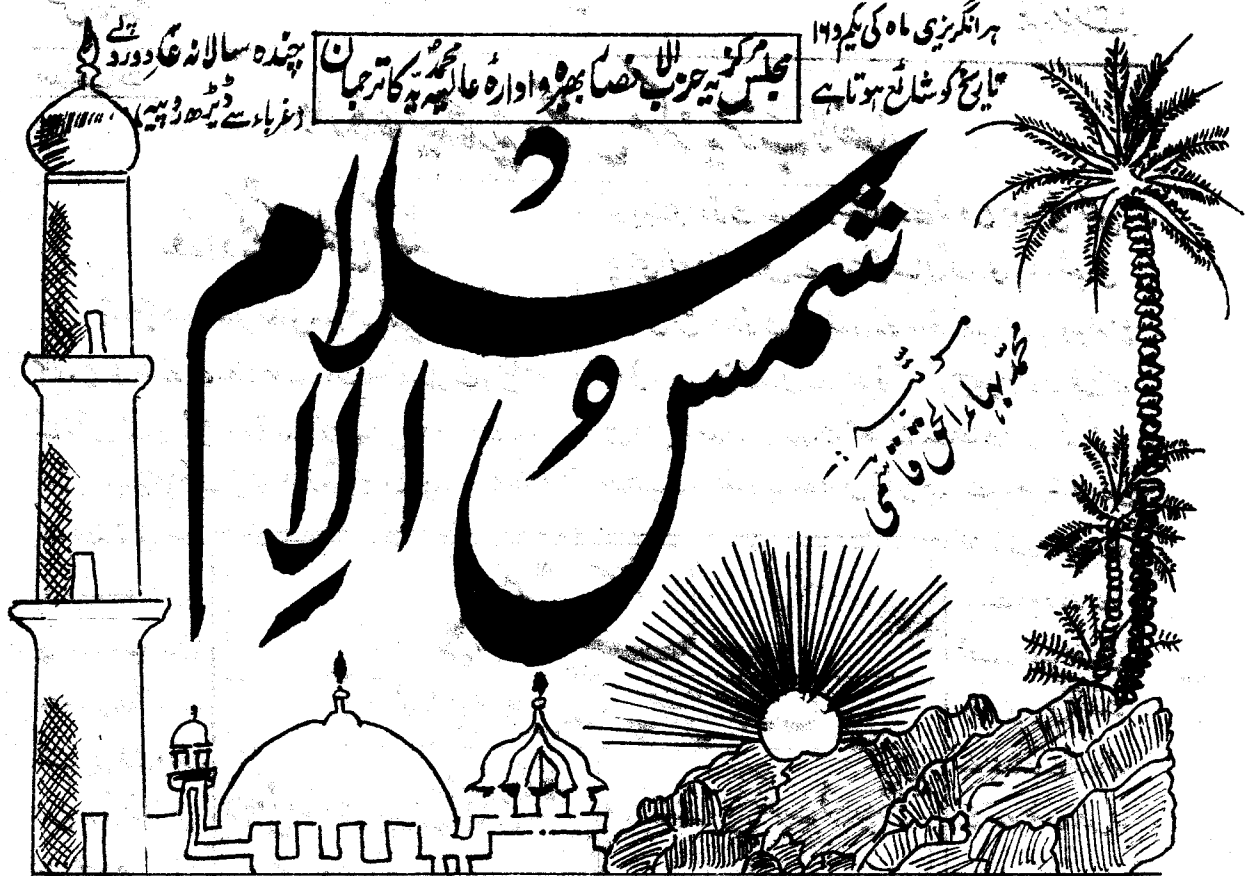
مجلس کنیت حزب اللہ بھڑو ادارہ عالمیہ کاترجان

چند سالانہ کاروبار سے ڈیڑھ ڈیڑھ ہیں

مبارک کوشل ہوتا ہے

شمس اسلام

محمد بہار الحق قاسمی



نمبر ۳۶

بھیرہ پنجاب ۳۰ رمضان ۱۳۵۰ھ مطابق یکم نومبر ۱۹۳۰ء

جلد ۱۱

اللہ کے دین کی مدد کرو!

ماہ رمضان گذر گیا شوال المکرم کا آغاز ہو رہا ہے جن اصحاب نے ماہ رمضان میں حزب الانصار کی مالی امداد نہیں کی۔ اور جو لوگ ابھی تک حزب الانصار کے قائم کردہ مدارس عربیہ کی اعانت میں حصہ نہیں لے سکے، وہ بہت جلد زرا اعانت ارسال فرمائیں۔ ملک میں اقتصادی بدحالی کے دور کا خطرناک اثر ان اواروں پر پڑ رہا ہے۔ مداخل و مخارج کی فہرست انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں درج ہوگی۔ حزب الانصار کے غریب کارکن انتہائی عسرت و تنگ دستی کے باوجود شاندار تبلیغی فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ جبکہ ہمدردان ملت کا فرض ہے کہ حزب الانصار کو زندہ رکھنے کے لئے انتہائی ایثار و قربانی سے کام لیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

(مدیر)

ادارہ عالیہ محمدیہ و مجلس مرکز یہ حزب الانصار

روڈ اوکیتیں طبعی مکھڈ

بتاریخ ۲۳ شعبان مطابق ۲۶ ستمبر اکثر علماء کرام سے
کالاباغ کے سفر کے لئے روانہ ہوئے۔ رات رضا کاروں نے جامع مسجد
کے فرش پر گزاری۔ صبح ۲۴ شعبان کو سب کشتی پر سوار ہوئے۔ اور
مکھڈ شریف پہنچے۔ یہاں اپنی مجاہدانہ زندگی کا ثبوت دیا۔ کیونکہ کالاباغ
سے مکھڈ شریف مشرق

کی طرف ہے اور دریا
کی رفتار مغرب کی طرف
ہے۔ اس لئے کشتی کے
کھینچنے میں بڑی دقت
واقع ہوئی تھی کشتی
کے کھینچنے میں تمام
رضا کاروں نے مساوی
حصہ لیا۔ اتفاقاً رات
میں مکھڈ شریف سے
جبکہ دو کوس باقی تھا۔
موسلا دھار بارش
شروع ہوئی زمین

یار غبار

از شیخ غلام حسین صاحب چشتی ملکہ لنگ

| | |
|--------------------------------------|-------------------------------------|
| ہمیں حج دوست دنیا میں رفیقان محمد کا | وہ بدرجہت ازل منکر ہے فرمان محمد کا |
| وہ جسکو سرور عالم نے یار قرار فرمایا | مجت سے جسے دھرم اہم قرار فرمایا |
| اسی کے دم سے ایک برس سلازم ہو گیا | خدا کا نام زندہ ہے نبی کا نام زندہ |

خداے دو جہاں کا آخری پیغام زندہ
نبی کے چار یاروں کا جو ایک نام زندہ

گو پابندی اوقات اتوار و رشتبان سے شروع ہوتی تھی لیکن
پھر بھی اکثر رضا کاروں نے رات کی کمپ میں گزار دی۔ ۲۶ شعبان
اتوار کی صبح کو اوقات کی پابندی کے ساتھ کمپ کی کارروائی شروع
ہوئی۔ سب رضا کاروں نے بحکم قائد اعظم صبح کی نماز باجماعت مسجد
میں ادا کی۔ بعد ازاں ساڑھے آٹھ بجے ملک حضرت مولانا عبدالحی
صاحب قائد احتساب نے درس قرآن مجید سے تمام رضا کاروں

کو مستغید فرمایا۔ بعد
چائے وغیرہ کے لئے
رخصت ایک گھنٹہ کی
دی گئی۔ اس رخصت
کے گزرنے کے بعد دس
بجے تمام رضا کاروں کی
حاضری لیکن سے
سلام علی سید الانام
صلوات اللہ علیہ پڑھایا
گیا پھر خدمت خلق
کی غرض سے دس بجے
علم لے کر سب رضا کار
حضرت مولانا احمد الدین

صاحب سجادہ نشین مکھڈ شریف کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ
جمع کے جذبہ قلبی کو دیکھ کر محفوظ ہوئے اور دعا کی۔ اس کے بعد
بنگلہ حضرت مولانا محمد دین صاحب پر حاضر ہو کر حضرت حاجہ غلام
نظام الدین صاحب سجادہ نشین کو اسے شریف امیر شریعت جماعت
نظام المسلمین کی خدمت میں سلامی کے لئے سب رضا کار حاضر
ہوئے۔ اس حاضری کے وقت حضرت مولانا محمد دین صاحب نے ملک
علی و معززین بھی موجود تھے۔ حضرت حاجہ صاحب نے نہایت
خلوص اور جذبہ قلبی سے اسلام کی ترقی اور خدا دان اسلام کی

گی تری اور پانی کا بہاؤ مانع صلوٰۃ عشاء تھا لیکن تمام رضا کاروں
نے مع قائد اعظم وہاں سے اسی بارش اور تندہوا کی حالت میں اور
سنگلاخ زمین کے ٹوکدار پتھروں میں رات کے ساڑھے بارہ بجے
کے قریب پانی کی ندیوں کو عبور کرتے ہوئے ڈیڑھ بجے کے قریب
مکھڈ شریف پہنچے۔ پر نماز عشاء ادا کیا۔ اور اڑھائی بجے رات کے
تھوڑی دیر آرام کیا۔ صبح کو موذن کی تحی علی الصلوٰۃ کی ندا سننے
پہنچے۔ نہیں بیٹھی نیند سے بیدار کر کے شامل جماعت کیا۔ بروز ہفتہ
بتاریخ ۲۵ شعبان دن کے وقت کمپ لگانے میں مصروف ہو گئے۔

مولانا محمد زین الدین صاحب کا

خطبہ صدارت

جو فوج محمدی کے تبلیغی کیمپ منعقد کھنڈ میں

پڑھا گیا !

بتاریخ ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۵۹ھ کھنڈ ضلع کیل پور میں
فوج محمدی کا عظیم الشان تبلیغی کیمپ ہوا جس میں مولانا صاحب
محمد زین الدین صاحب نے حمد و صلوات کے بعد حسب ذیل خطبہ
ارشاد فرمایا :-

میرے عزیز بھائیو ! تمہارے قائدین اور مبلغین کی
ان ٹھکانے مساجد نے بھٹو سے عرصہ میں تحریک کو ہمہ گیر اور
وسعت پذیر تحریک بنایا۔ واقعی کسی جذبہ کے ماتحت کیمپوں
جلسوں اور جلوسوں میں تمہارا اجتماع ہوا۔ قائدین تحریک
کے پاس۔ یورپ کی ڈگریاں تھیں۔ زمان کے پاس کیم دور
کے انبار تھے اور نہ پروپیگنڈا کے وسیع ذرائع موجود تھے
ان کو تاہوں اور مجاہدوں کے باوجود تحریک کے ہمہ گیر اور وسعت
پذیر بنانا یہ ان حضرات کے خلوص اور استقلال کی تین دلیل
ہے یہی خلوص تھا، جس نے راہ پیمندی اور سری پور کے کیمپ
میں اور میانوالی کے اجتماع میں اعداء کو بہوت کر دیا تھا۔
برعلی خلوص دل اور شرح صدر سے ہوتا ہے۔ اس میں بکت
ہوتی ہے۔ اس کے نتائج ٹھوس ہوتے ہیں۔ تمام ہادیکیان
ڈوڑکی شاعروں سے بٹل جاتی ہیں۔ خاکسار ہی فتنہ جیلاب
کی طرح ملک میں پھیل رہا تھا۔ جس کی ظاہری خوشنالی عام
المسلمین کو بادیہ ضلالت و گمراہی کی طرف لے جا رہی تھی اور
جسے اپنی قوت و طاقت اور کاروانیت پر اس قدر ٹھوس تھا
کہ جہاں اور جس مولوی کو مرعوب کرنا ہوتا تو اپنی نام نہاد
عسکریت سے مرعوب کر لیا جاتا تھا۔ ہر خاکسار فتنہ شہساز
اعلان کرتا تھا کہ خبردار ہم سے نہ الجھو، ہم دوس لاکھ ہیں۔

استقامت اور ترقی کے لئے دعا فرمائی۔ ان تمام حضرات کی دہائی
لینے کے بعد فریضہ خدیج مطلق ادا کیا گیا۔ بارہ بجے کے بعد
نماز تکبیر پڑھی رہی۔ بعد ازاں نو ظہر پھر اسی حالت میں تمام
رضا کارو یا بارگشدریف میں حاضر ہوئے۔ حضرت مولانا عبدالحی
صاحب نے اس موقع پر فرانض و صلوات سنیں۔ دو گنا استقامت تمام
رضا کاروں سے لیا۔ اور مزید احکام نماز کے حفظ کرنے کی تلقین
فرمائی۔ اور اپنے مواظظہ حسنہ سے مستفید فرمایا۔ نماز عصر کے بعد
ورزش کرانی گئی۔ شام کی نماز پھر اسی حالت میں ادا کر کے اور بعد شبن
و نو افل سے فارغ ہونے کے بعد کیمپ میں تمام رضا کاروں کی
حاضری لی گئی۔ حاضری لینے کے بعد ذکر الہی میں وقت صرف
ہوا۔ ذکر سے فراغت کے بعد قاری صاحب نے تلاوت قرآن مجید
فرمائی۔ اس کے بعد جناب میاں صاحب کا کاشیلوی نے اپنی
تقریر میں زیادہ تر اتحاد و تنظیم کا سبق دیا۔ اس کے بعد قذافی
دیر کے لئے روفی ٹھکانے کی اجازت دی گئی۔ روفی کے بعد مولوی
سکندر زین صاحب سکنا لگیا۔ اپنی تقریر نہ ہی سے
مستفید فرمایا۔ بعد ازاں تقریباً ایک گھنٹہ نماز عشاء تک جناب
قائد اعظم صاحب نے مذہبی اور تاریخی تقریر سے حاضرین کو
محظوظ کیا۔ جس کے بعد عشاء ادا کی گئی۔ تقریباً ساڑھے گیارہ
بجے جناب مولوی فضل الدین صاحب کے نکاح کی مجلس میں
جماعت نے شمولیت کی۔ تقریباً ایک بجے کیمپ میں جماعت
نے بیچ قائد اعظم زمین سنگلاخ کے فرش پر آرام کیا۔ تہجد کے
لئے ٹیک جاد بجے تمام مجاہدین اٹھے۔ مسجد میں تہجد ایک
گھنٹہ ذکر و دعا کے بعد الہی میں پھر پورا صبح کی نماز تک
تمام مجاہدین درود و شریف پڑھتے رہے۔ صبح کی نماز کے بعد
تفصیل کیمپ میں حاضری لی گئی۔ حسب دستور سابق ایک
گھنٹہ قائد اعظم نے درس قرآن مجید دیا بعد نفل اشراق
ادا کئے گئے۔ نوافل کے ادا کرنے کے بعد جناب قائد اعظم
نے تفصیل صدارت پڑھا۔ جس کے بعد کیمپ کو پھر و خوبی تمام کیا گیا۔
اللہ تعالیٰ واکب۔

گیارہ لاکھ ہیں۔ چارپاس لکھو کھارو پیز جمع ہے۔ لیکن اس طاقت، اس فروغیت اور قارونیت کے باوجود وہ پنجاب میں کیوں مہبوت و ذلیل ہوئے۔ کیوں تین سو تیرہ کی تعدادی جنگ بدر کا نقشہ بنائے والوں نے فتح نہ پائی۔ کیوں اُن کے خون کی ہوئی رنگ نہ لائی۔ کیوں ان کی زنگین لاشوں نے مسلمانوں میں ٹرپ پیدا نہ کی۔ ان کی ان سب قربانیوں اور مٹا ہروں کے بے قاعدہ ہونے کا قانون قدرت نے زبانِ حال سے یوں جواب دیا کہ ان کا نصب العین غلط تھا اور ان کا امیر گمراہ تھا۔ بجائے رحمانی طاقت کے فروغ کے اس تحریک میں شیطانی طاقت کا فروغ تھا۔ سپاہیوں میں ٹرپ اور جوش تھا۔ لیکن ڈکٹیٹر اور قائد نے اس جذبہ کو غلابِ اسلام استعمال کرایا۔ کیونکہ اس کا نصب العین غلط تھا۔ گمراہ قائد نے سچے پریڈ کی خاطر، نہیں نہیں بلکہ صرف اپنی ڈکٹیٹری کی خاطر قوم کو برباد کرایا۔ بیسیوں انسانوں کو خاک و خون میں ملا یا۔ بلند شہر اور لاہور کی خونی زمین کا ہر ذرہ مشرقی کے قاتل ہونے پر قیامت کدہ و زشتہات دیکھا۔ میرے عزیز مجاہد! واقعی تمہارے خلوص اور تمہارے قائدین کے خلوص سے جماعت کا قیام ہوا۔ لیکن یہ تمہاری پہلی منزل تھی۔ اب دوسری منزل کا دور شروع ہوا ہے۔

جس میں ثابت قدمی اور استقامت کی ضرورت ہے۔ میرے عزیز نوجوانو! تمہارا اصل مقصد باطن کی صفائی اور قلب کا تزکیہ ہے۔ پریڈ تمہارا مقصد حیاتِ لبیں ہے۔ یہ صرف چاق و چوبند رکھنے کا ذریعہ ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم حق کی خاطر مصائب، بے اشت کرنے کے لئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی استعداد پیدا کریں اور جہود و غفلت اور بے حسی دے علی کو ہمیشہ کے لئے خیر واکہتدیا تمہاری جماعت کا مقصد شہداءِ اسلامیہ کی حفاظت اور ہر شیطانِ طاقت کے دجل و بلعین سے اسلامی تعلیمات کو صاف و پاک رکھنا ہے۔ تمہارا ہر لمحہ ہر گھڑی اسی نصب العین

تعلیم الاسلام | دارالعلوم عزیمت بھیرہ اور حزب الانصار کے قائم کردہ تعلیمی اداروں کا تعظیلات کے بعد۔ اشوال المکرم کو دوبارہ افتتاح ہوگا۔ جو طلبہ دارالعلوم میں تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ اشوال المکرم تک بھیرہ میں پہنچ جائیں۔ اشوال المکرم کے بعد فائدا خلعہ کے لئے نمائندگی نہ رہے گی۔

تبلیغ الاسلام | امیر حزب الانصار نے برفاقت مولوی
منیر شاہ صاحب ۲۶ شعبان سے
۱۹ رمضان المبارک تک اضلاع لائل پور و جھنگ کا تبلیغی
دورہ کیا۔ شہر لائل پور چک ۳۶ گ ب چک ۳۸ ڈ
ب بھر تھ۔ چک ۳۹ مہا لم۔ چک ۲۱ گ ب نمبر ۵
سمندری ضلع لائل پور کے دورہ سے فراغت کے بعد جن کالر
(ضلع شیخوپورہ) اور لاہور و امرت سر سے ہوتے ہوئے احمد پور
سیال ضلع جھنگ کے جلسہ میں شمولیت اختیار کی گئی اور لاہور
سیال ضلع جھنگ کا ایک دور افتادہ مقام ہے۔ گنہما نہ کے
ریلوے اسٹیشن سے ۵۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور
اس ضلع میں شیعوں کا سب سے بڑا تبلیغی مرکز بن چکا ہے
زمینداروں کی اکثریت شیعہ مذہب قبول کر چکی ہے جتنی

صم کے لئے وقت ہو۔ تمہارا اٹھنا، بیٹھنا، سونا، کھانا، پینا، گفتگو کرنا، چلنا، پھرنا محض اللہ کے لئے ہو۔ اگر رزق کمائے تو بھی اس لئے کہ اللہ کا حکم رزق حلال کی تلاش ہے۔ کھانا پیتا ہو تو وہ بھی شرع کے مطابق ہو۔ الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ہر انصاف پسند ہی عمل پیرا ہو۔ ہنگامی اور وقتی قربانی تو انسان کیلئے رشتہ سے تو ہر وقت کی سپاہیانہ زندگی، اسی زندگی کی طرف ارشاد ہندوی قل ان صلوٰۃ وفسکی وحمیای وحماتی لله رب العالمین اشارہ ہے۔ کیپ کی پابندی وقت سے سبق حاصل کرو اور اپنے نفسِ آمارہ کو تکلیف میں ڈال کر نفسِ مطمئنہ تک عروج حاصل کرو۔

غریب ہیں۔ مگر شیعوں کے ہر طرح کے دباؤ کے باوجود مذہب
حق اہل سنت پر قائم ہیں۔ احمد پور میں تین روز (۱۵-۱۶-
۱۷۔ رمضان المبارک) شاندار تبلیغی اجلاس ہوئے۔ جن میں
امیر حزب الانصار اور مولوی منیر شاہ صاحب و مولوی درویش
محمد صاحب کی بصیرت افروز تقاریر نے اہل سنت کے قلوب
کو ایمانی غیرت اور صحابہ کرام کی محبت سے بھرپور کر دیا
والحمد للہ علیٰ ذلک۔

صاحبزادہ مولوی حاجی افتخار احمد صاحب
بگوتی دروازہ چک والدہ بھیرہ کی مسجد
میں روزانہ بعد نماز فجر قرآن مجید کے ترجمہ و تفسیر کا درس دے
رہے ہیں۔ شہر کے کاروباری اشخاص کی ایک خاصی جماعت
اس درس سے مستفیض ہو رہی ہے۔

تحریک فوج محمدی

ماہ رمضان المبارک میں کئی
مقامات پر جدید جماعتوں کا
قیام عمل میں آیا۔ اور کئی جگہ
یکروزہ تبلیغی کیمپ بھی منعقد
ہوئے۔

سرنگر ریاست کشمیر میں
انصار المسلمین کی جماعت قائم
ہو چکی ہے۔ جس میں اب تک ۶۹
نوجوان شامل ہو چکے ہیں۔
شاہ محمد رمضان صاحب غلام
مصطفیٰ صاحب۔ علی محمد صاحب۔
غلام محمد شاہ صاحب۔ شیر محمد
صاحب۔ غلام حسن صاحب۔
نور محمد صاحب۔ غلام محمد شاہ
ولد عزیز شاہ صاحب غلام

سُرخ پنسل کا نشان

یہاں سُرخ پنسل کا نشان اُن حضرات کے پرچہ پر لگایا گیا
ہے۔ جن کے چندہ کی میعاد یکم اکتوبر ۱۹۷۹ء اکتوبر و یکم نومبر
۱۹۷۹ء کو ختم ہو چکی ہے۔ ان حضرات کی خدمت میں
درخواست ہے کہ جلد از جلد پہلی فرصت میں آئندہ سال کا
چندہ پیشگی بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر ہمیں ممنون فرمائیں
آپ جہاں دنیا کے کاموں میں بے شمار روپے خرچ کرتے
ہیں۔ وہاں آپ سے یہ بھی توقع ہے کہ آپ "شمس الاسلام"
ایسے خالص دینی و تبلیغی جریدہ کی سرپرستی قبول فرما کر
ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں گے اور اس فیض عام کو جاری
رکھنے میں ہمارا ہاتھ بٹا کر قُرب داریں حاصل کریں گے اور
اگر خدا نخواستہ کسی وجہ سے آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو
ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ ہمیں مطلع فرمادیجئے۔ آپ اگر
سکوت اختیار فرمائیں گے تو اس سے "شمس الاسلام" کو
نقصان ہوگا۔ (نیچر جریدہ "شمس الاسلام" بیرون پنجاب)

شاہ صاحب۔ رحیم شاہ صاحب۔ مہر شاہ صاحب۔ محمد شاہ صاحب
مہر شاہ ولد عزیز شاہ صاحب۔ محمد یونس صاحب۔ غلام سول
بٹ صاحب کی مساعی جمید اس بار سے میں قابلِ ستائش ہیں
غلام رسول صاحب بٹ کو جماعت کا ناظر مقرر کیا جاتا ہے برسرِ
کے ہمدردان اسلام کو چاہیئے کہ اس جماعت کی ترقی کے لئے
کوشاں رہیں۔

ماہِ شوال میں مولوی رب نواز صاحب ناظر فوج محمدی کی کئی
صوبہ سرحد کا تبلیغی دورہ کریں گے۔

احکام ادارہ عالیہ محمدیہ

آٹا ترک کوٹ چاندنی ٹیٹی۔ نگیمان۔ لنگڑیال۔ ٹیکسد۔
بھوٹی۔ چک ۱۱۱۔ کراچی اور بھیرہ کی جماعتوں کے ناظر صاحبان

کو حکم دیا جاتا ہے کہ ماہِ شوال
کے پہلے عشرہ میں اپنے ہاں تبلیغی
کیمپ منعقد کریں اور تمام انصار
کو تبلیغی کیمپ کے لائحہ عمل سے
آگاہ کر دیں۔ کیمپ کے موقع پر
جماعت کے لئے انصار کی
بھرتی کا کام پورے ذریعہ سے کیا جائے۔

(۲) حمید شاہ ناظر جماعت ترک
کو بوجہ غفلت معزول کیا جاتا ہے
اور اسکی جگہ منشی محمد رمضان
کو ناظر جماعت محلہ محمد خلیل
مقرر کیا جاتا ہے۔ نیز محمد رمضان
ناظر محلہ خردوالی ترک کے بجائے
موسمی خاں کو ناظر مقرر کیا جاتا ہے
(۳) جن جماعتوں نے ابھی تک
انصار کی مکمل فہرست روانہ نہیں
کی۔ وہ بہت جلد مکمل فہرست

ہوئے۔ اس کے لئے تمام جماعتوں کے ناظر صاحبان ابھی سے تیار ہونا شروع کر دیں۔

یہ ادارہ عالمہ محمدیہ بھرہ منسلک شاہ فور پنجاب کے زیرِ روانہ کریں۔ (۴) ماہ ذوالحجہ میں ہر منسلک کے صدر مقام پر مرکزی تبلیغی کیمپ منعقد

عید اور اس کی حقیقت (از مرتب)

اسلام چونکہ خدا کی طرف سے ہے، اس لیے اس میں از اول تا آخر خشیت الہی اور تقویٰ و پرہیزگاری کا جلوہ نظر آتا ہے۔ دین صلیف نے کسی حالت میں بھی لہو و لعب اور خرافات میں غور و وقت اور دولت کو بر باد کرنے کی اجازت نہیں دی جی کہ خوشی کے تہواروں میں بھی آپ کو یہ چیزیں نہ ملیں گی۔ البتہ ایسی ہدایات ضرور پائی جاتی ہیں کہ اگر ہم ان پر عمل پیرا ہو جائیں تو ہمارا موجودہ تسفل، غلو و بڑتری سے مبتدل ہو سکتا ہے اور ہمیں ابدی مسرت اور دائمی عید نصیب ہو سکتی ہے۔

اسلامی اور غیر اسلامی
غیر مسلموں کے تہواروں کے متناظر کو دیکھ کر ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ ان میں لہو و لعب، فحاش

و منکرات اور سو قیادہ مشاغلی کے سوا تقویٰ اور روحانیت کا نام نہ ملتا ہے۔ لیکن جن قدر اسلامی تہوار ہیں۔ ان کی حقیقی غرض دعا و عبادت صرف یہ ہے کہ لوگوں میں عالمگیر طور پر خدا ترسی اور اللہیت (جن کے ضمن میں مسیوں دیگر اوصاف و محاسن بھی حاصل ہو جاتے ہیں) کا دلولہ اور جوش پیدا کیا جائے اور صرف تہواروں ہی کی کیا خصوصیت ہے۔ اسلام تو انسان کے ہر قول و فعل اور ہر سکون و حرکت میں خدائے قدوس کی رضا جوئی کا درس دیتا ہے۔ قُلْ إِنَّ مَخْلُوقِي وَفُتُحِي وَفُتُحِي وَفُتُحِي لِيْلِي (رب العالمین)۔ (یعنی) یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) (لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ میری نماز اور قربانی، زندگی اور موت محض خدائے رب العالمین کے لیے ہے۔

پس جو مسلمان اس مقدس تعلیم کو اپنا دستور العمل بنا چکا ہے۔ وہ ہر حال میں چاہے خوشی ہو یا غمی، عید ہو یا محرم۔ کبھی کوئی ایسی حرکت نہیں کر سکتا، جو خدائے مولا کے خلاف ہو۔

دو بہترین دن
مشکوٰۃ شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ شریف میں شریف لائے، تو دیکھا کہ اہل مدینہ دو دنوں میں کھیلنے اور خوشی مناتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ یہ کیسے دن ہیں؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم زمانہ جاہلیت میں ان دنوں کھیلنے اور خوشی منایا کرتے تھے (یعنی یہ رسم قدیم سے چلی آتی ہے) اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان دو دنوں سے بہتر دو دن تمہارے لئے مقرر فرمائے ہیں۔ ایک عید الفطر کا دن اور دوسرے عید الاضحیٰ کا دن (اوکما قال صلی اللہ علیہ وسلم)

غیر اسلامی تہواروں
اس حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی توجہ کو غیر اسلامی تہواروں سے ہٹا کر عیدین کی طرف منطف کرائی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ آج کل کے بعض مسلمانوں کو "رواداری" کا سہیضہ ہو گیا ہے اور وہ عیدین اور ہندوؤں کے خالص غیر اسلامی بلکہ مشرکانہ تہواروں کی تقریباً پران کو تحفے تحائف بھیجتے مبارکباد دیتے اور ان کے تہواروں کی جلوسا جلوسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ حرکت اگر لہو و لعب کے طور پر ہو تو سخت گناہ ہے اور اگر ان مشرکانہ تہواروں کی عظمت و تقدیس کے طور پر ہو تو ہمارے ایمان و اہمیت اور فقہاء ملت رحمتہ علیہم نے اس کو کفر قرار دیا ہے۔ اعاذنا اللہ عنہ۔

جب خود اسلامی تہواروں میں کسی مسلمان کو خلاف شریعت حرکات و افعال کی اجازت نہیں تو ان کو ایسے تہواروں میں شریک ہونے کی کیونکر اجازت دی جاسکتی ہے۔ جو لہو و لعب اور فحاش و منکرات کے لئے موزون اور کفر و کفرہ کی رونق و شوکت کا باعث ہوں۔ اس سے ہر مسلمان کو اجتناب کرنا چاہیے۔ حق تعالیٰ ارشاد فرمایا ہے "قُلْ اَوْفُوا بِعَهْدِ الْاٰلِیِّیْنَ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعْبَادُوْا اِلٰهًا اِلَّا اَنَا وَبِیْکُمْ اٰیٰتِیْ الْاٰلِیِّیْنَ وَالتَّقْوٰی" (یعنی) تم اپنی عہدوں کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

خصوصیتِ عید

دیکھنا یہ ہے کہ اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کو جو بہترین دن فرمایا ہے تو اس کی وجہ کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ نئے کپڑے پہننا، لذیذ اور عمدہ غذائیں کھانا، سیر و تفریح اور خوش گپوں سے دل بہلانا، عید کے بہترین دن ہونے کا باعث نہیں ہے۔ ورنہ ہندوؤں اور عیسائیوں کے تہوار بہترین دن قرار پائیں گے۔ کیوں کہ جس فردا نی کے ساتھ میلادِ اپنے تہواروں پر روپیہ صرف کر کے ونیوی لڑاؤ و لہم حاصل کر سکتے بلکہ کرتے ہیں، اُس کا عشرِ عشر بھی نہیں حاصل نہیں۔ تو معلوم تھا کہ عید کا تقدس دن اگر تمام تہواروں پر فضیلت رکھتا ہے تو صرف ان خصوصیات کی وجہ سے جن سے تمام غیر اسلامی تہوار کبیر خالی و باری ہیں۔

فکرِ عاقبت

انسان کو خوشی اور فرحت کے وقت میں بھی موت و عاقبت کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ خوشی سنائے سے پہلے اپنے مستقبل کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ مسرت و فرحت میں اس قدر نہمک نہ ہونا چاہیے۔ کہ گناہوں سے نفرت، عاقبت کی فکر اور اللہ کا خوف باقی نہ رہے۔ عید بے شک خوشی کا دن ہے لیکن یہ خوشی غروبِ آفتاب کے ساتھ رخصت ہو جائے گی۔ جس خوشی کی عمر صرف چند گھنٹے ہو، اس میں محو ہو جانا کہاں کی عقل مندی ہے۔ پس اگر انسان کو داعی اور بدی عید اور لازوال و غیر خالی مسرت مطلوب ہو تو اُسے حق تعالیٰ کے ساتھ ہمیانِ مودت باندھ کر اُسے راضی کرنا چاہیے۔

غریب و مساکین

کی خبر گیری

عید کے دن مسلمان شادان و فرحان دکھائی دیتے ہیں۔ ہر طرف چہل پہل کی خبر گیری نظر آتی ہے، لیکن اس غریب قوم میں ایسے ہزاروں، لاکھوں افراد موجود ہیں، جن کے پاس بدن و حاشیہ کو کپڑا اور کھانے کو روٹی کا ٹکڑا بھی نہیں ہے۔ سینکڑوں ایسی مصیبت زدہ عورتیں ہیں، جن کا سہاگ گٹ چکے اور اُن کی زندگی فاقہ مستی اور تنگدستی کی وجہ سے تلخ ہو رہی ہے۔ ہر پارِ اسلام نے ہر مسطح مسلمان پر لازم و واجب کر دیا ہے کہ وہ عیدِ فطر

کے روز اپنے اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے فرمائے امتع میں صدقہ فطر تقسیم کرے۔ تاکہ وہ بھی عید کی خوشی میں کشت و کسک کریں۔ صدقہ فطر دینے والا گویا علی سنگ میں حق تعالیٰ کا اس امر پر شکر پڑاؤ کرتا ہے کہ اس نے رمضان المبارک کے روزے رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائی اور صدقہ دیکر گویا وہ حق تعالیٰ سے اپنی ان خطاؤں اور غلطیوں کے عفو کا ملجی ہوتا ہے۔ جو ایامِ صیام میں بقا صائے بشریت اس سے سرزد ہوئیں۔ اس کے علاوہ غریب و مساکین کی مدد کر کے وہ ٹوٹے ہوئے دلائل کو چوڑا کرے۔ جو خود ایک عبادت ہے حج دل بہت آدر کہ حج اکبر است

دربارِ الہی کی حاضری

نظامِ دکھائی دیتے ہیں۔ عورتوں اور مردوں کا دہول و جہا، ہاتھ پائی کرنا، گلی گلوچ بکنا، کیچڑ اور غلظت اُچھالنا کسی سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن مسلمانوں کی عید آتی ہے، تو امیر و غریب، راہی و رعایا، عالم و جاہل، آقا و غلام، بڑھے اور جوان مسلمان صاف مستقرے اور عمدہ سے عمدہ کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر اپنے مولا کی عظمت و کبریائی کا ورد کرتے ہوئے عید گاہ کو روانہ ہوتے ہیں وہاں پہنچ کر بلا تفریقِ قومیت و ترتیبِ سبب بل کر خدائے قدوس کی بارگاہِ عالی میں حینِ نیاز اور برتسیم خم کرتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ کی کھڑا ہو کر حقیقی اور غیر فانی عید کے حاصل کرنے کے وسائل پر خطبہ دیتا ہے جسے حاضرین و قائل آمیز خاموشی اور ادب آموز سکوت کے ساتھ سنتے ہیں۔ اس سے فارغ ہو کر لوگ شادان و فرحان اور ایک دوسرے مبارکباد دیتے ہوئے رخصت ہو جاتے ہیں۔

ظاہر و باطن

ظاہر و باطن دونوں کی اصلاح کے اعتبار سے بھی۔ (جو لوگ شلاً مشرقی وغیرہ ظواہر کے معجز ہیں وہ دراصل باطن کے بھی قابل نہیں) اس لئے عید کے یہ ظاہری روح پرور تقاریر بھی اُس دور

دیا ہے۔ اُن کا اکثر و بیشتر حصہ ایسا ہے دروہے کرنا نہیں اس
 قومی مصیبت غلطی کا قطعاً احساس نہیں۔ ہمارے اکثر جدید
 تعلیم یافتہ اور ذی شہرت بھائیوں کو سینما، تھیٹر، کلب، بیچ،
 ٹی پارٹی اور آبی قبیل کی دوسری دلچسپیوں ہی سے فرصت
 نہیں ملتی۔ وہ دو کاموں میں سے ایک ہی کام کر سکتے ہیں
 یا مسلمانوں کی مصیبتوں میں اُن کا ساتھ دیں گے اور یا
 اپنے مہر فائدہ مصداق اور فیشن کو قائم رکھ سکیں گے۔ وہ عید
 کے روز جہاں اپنے بال بچوں کی خاطر سینکڑوں روپے
 صرف کر دیتے ہیں۔ کاش وہاں ان کو تعلیم بچوں
 اور بیوہ عورتوں کی آہ و زاری پر بھی رحم آئے۔ کاش وہ بہ
 دشا کر اور سفید پوش غریب مسلمانوں کی مصیبتوں کو معلوم
 کر کے اُن سے عملی ہمدردی کرنے کی عادت ڈالیں۔

عید کس کے لئے ہے؟ | پس خوب سمجھ لو کہ عید دراصل
 اُس روز اپنے قلب میں تقویٰ، خدا ترسی، رحم دلی، فیاضی
 ایسے اوصاف پیدا کر کے اپنے مالک کو خوش کرتا ہے۔ اس
 شخص کے لئے عید نہیں بلکہ وعید ہے جو اپنے تنویرِ شکم کو
 پُر کر کے توند پڑھانے اور نفسانی خواہشات کی پیروی کو
 عید قرار دے چکا ہے حتیٰ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو عید سعید کی
 حقیقی مسرتوں اور روحانی لذتوں سے سرفراز اور بہرہ ور
 فرمائے ص

ایں دعا از من و از جملہ جہاں میں باد
 اب آخریں چند مسائل ضروریہ ناظرین کرام کی خدمت میں
 پیش کرتا ہوں۔

شب عید کی فضیلت | حدیث شریفہ میں ہے کہ
 جو شخص عید الفطر اور
 عید الاضحیٰ کی رات میں بیدار رہا۔ اس کا دل اُس دن مردہ نہ
 ہوگا جب کہ دل مردہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ قیامت کے روز جبکہ
 دُک تختیوں پر نشانِ غلام ہوئے، دہشت زدہ نہ ہوگا۔

اغلا میں ہما غنیمت ہیں۔ یہ نظام سے مسلمانوں کے ایمان کی تقویت
 کا باعث نہیں ہی، بار بار غیر مسلموں سے بھی غلطی تحسین حاصل
 کر چکے ہیں۔ اور یقیناً ایسے پاک تہوار کی مثال دنیا کا کوئی مذہب
 پیش نہیں کر سکتا۔ لیکن کاش ہم لوگ اس سے کوئی ٹھوس اور
 پائدار فائدہ حاصل کرتے۔ اسلامی احکام میں جس قدر اسرار و حکم
 مضمر ہیں، وہ اگر ہمارے پیش نظر رہیں تو ہماری گہڑی ہونی
 حالت بہت جلد سدھر سکتی ہے۔ عید کی مثال ہمارے سامنے
 ہے کہ اس میں کس قدر مصالح و فوائد پائے جاتے ہیں۔ لنگر خور
 غریب، ربانی، رحم دلی، سخاوت، اخوت، ہمدردی، پاک جہتی،
 مساوات، انکسار و تواضع اور وقار و ملکیت ایسے اوصاف
 حسنہ اور صفاتِ جلیلہ کا سبق صرف عید کے دن انسان حاصل
 کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ کوئی حاصل کرنا چاہے۔

ناجائز مشاغل | گمراہی حالت بالکل دگرگوں ہے۔
 بہت سے نوجوان صرف لذت و مرقع غذا
 کھانے اور پینے کیلئے پہننے کو عید سمجھ بیٹھے ہیں۔ بعض کو تو عید کے
 دن بھی نماز نصیب نہیں ہوتی اور بعض رسمی طور پر نماز تو پڑھ لیتے
 ہیں، لیکن اس کے بعد اُن کا سارا دن تماش بازی، بیئر بازی،
 پینک بازی، شطرنج بازی اور گپویش میں بہرہ ہوتا ہے اور
 اگر ان سے کوئی زیادہ رنگیلا ہے تو اسے پھلے اور شراب خانہ
 کی خاک چھاننے ہی سے فرصت نہیں ملتی۔ غرض تو یہ کہ شغلا
 کی بہانے وہ اپنے عمل سے خدا کے قہار کے عذاب کو دعوت
 دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسی مذہب و ہمارے
 محفوظ رکھے۔

فیشن پرستی کی وبا | آہ! کتنے ہی یتیم بچے اس دن میں
 روٹی کے ایک ایک ٹکڑے کے
 لئے ترس کر رہ جاتے ہوں گے۔ کتنی ہی بیوہ عورتیں ہوں گی،
 جن کے لئے عید کا دن حسرتوں اور مرد آہوں کا دن ہوگا۔
 ایسے ہزاروں غریب مسلمان ہیں، جن کے چہرے میں عید کے
 دن بھی آگ نہیں جلتی لیکن جن لوگوں کو منہم حقیقی نے مال

تاسیخ و غیر

تاسیخ و غیر

(۶)

(مولانا ابن افغانی کے قلم سے)

صالح موصی علیہ السلام

زور و صوفی اور اچھا خاصا عالم تھا۔ وہ ہمیشہ اپنے ساتھیوں کو قرآن کریم کا درس دیا کرتا تھا جس کے معنی میں ہر ممکن طریقہ سے اپنے پیہودہ خیالات کی تبلیغ کیا کرتا تھا۔ مثلاً حضرت عثمان غنی کے بارے میں کہتا کہ وہ اللہ کی عہد شکنی کو ٹوڑتے تھے۔ مال غنیمت پر خود قبضہ جمایا تھا۔ اور مسلمانوں کو ذلیل کرنا چاہتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مسئلہ تحکیم کو اچھا لگتا۔ اور کہتا کہ وہ دنیا سے کام لیا کرتے تھے۔

نیز اپنے متبعین کو ہمیشہ وصیت کرتا کہ اس دنیا سے نکل کر دارالبقا میں پہنچنے کی کوشش کرو اور مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔

شہید | ادھر ابو صخاک شہید بن یزید خارجی کے پاس بھی کافی جماعت موجود تھی۔ اس نے صالح کو کھلا

بھیجا کہ تم امیر المؤمنین ہونے کا دعویٰ کرو۔ جس تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ چنانچہ ان دونوں جماعتوں نے قارامین میں بیعت فیصلہ کر لیا کہ صفر ۱۷ھ سے بناوت کریں گے۔

خوارج کا حج | خوارج کی ہزات ملاحظہ ہو کہ یہ لوگ وہاں سے حج کرنے چلے گئے۔ اسی سال امیر

المؤمنین عبد الملک بن مروان بھی حج کرنے آیا تھا۔ انہوں نے عبد الملک کو قتل کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ نے اس کو بچایا۔ مگر قابلِ خودامریہ ہے کہ عبد الملک کو ایسی ہمدردی و داپ یہ جرأت نہ ہوئی کہ ان کو گرفتار کر کے قتل کر دے اور کھڑکے

صدقہ فطر کے مسائل | ہر اُس مسلمان پر صدقہ فطر کا ادا کرنا واجب ہے جس کے پاس

حاجاتِ اسلیبہ سے زائد سارے ہا دن روپے نقد یا اس سے زیادہ ہوں یا اتنی قیمت یا اس سے زیادہ کا ذخیرہ یا کوئی مال زمین، جائیداد یا سامانِ تجارت ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ مال یا روپیہ سال بھر تک محفوظ رہے۔ اس قدر مال یا روپیہ کے مالک کو اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہیے۔ بیوی کی طرف سے شوہر اور نابالغ اولاد کی طرف سے باپ پر صدقہ فطر واجب نہیں جس شخص کے ذمے اتنا فرض ہو کہ اگر اس کا ادا کرنے کا حساب لگا یا جائے تو تمام مال صرف ہو کر سارے ہا دن روپے کی قیمت سے بھی کم رہ جائے یا کچھ بھی نہ رہے۔ تو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں۔ صدقہ فطر ایک آدمی کی طرف سے آدھی چھٹانک اور پونے دو سیر گہوں (انگریزی وزن) اور جو اس سے دو گنا دینا چاہیے (احتیاطاً اس میں ہے کہ گہوں دو سیر اور جو اس سے دو گنا دیا جائے) اگر اس قدر غلہ کی قیمت دینے سے جائز بلکہ بہتر ہے۔ غریبوں کی نسبت اپنے غریب اؤ مفلس عزیزوں اور رشتہ داروں کو صدقہ فطر دینا زیادہ اہم و ثواب رکھتا ہے۔ اس دو پر فتن میں عربی خوان طلباء پر صدقہ فطر تقسیم کرنا بہترین خدمت دینی ہے۔ صدقہ الفطر عبد کی نماز سے پہلے ادا کرنا بہت ثواب رکھتا ہے۔ صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں بلکہ اگر کسی نے کسی عذر سے یا کوئی غفلت سے روزے نہیں رکھے جب بھی وہ صدقہ فطر ادا کرے (بلاعذر روزہ نہ رکھے گا گناہ اس کے ذمہ ہوگا) عید کے روز غسل کرو۔ اچھے اور صاف کپڑے پہنو۔ عید گاہ کو سویرے جاؤ۔ جس راستہ سے گئے۔ اُسے چھوڑ کر دوسری راہ سے واپس آؤ۔ عید کا خطبہ امن و سکون سے بھیج کر سنو۔ اس روز جس قدر خیرات و صدقات تم کرنے کی طاقت ہو کر دوسریوں کی غیرو اور مفلسوں کی مدد کرو۔ اللہ تم کو دینا لکھا ہوگا۔ و تقضے۔

بری طرح زخمی ہوا۔ چنانچہ وہ تین ہزار آدمی شکست کھا کر مارن چلے آئے۔

شعیب وہاں سے چل کر دیر خرازا میں آیا۔ وہاں ساتھیوں کو چھوڑ کر وہ اپنی والدہ کو لینے کے لئے ساتھ چلا گیا۔ دیر خرازا میں بنو قیس بن شعیب کے کچھ آدمی قیام تھے۔ جو شعیب کے در سے اپنا گھر بار چھوڑ کر آئے تھے۔ ان میں سے ایک آدمی سلمہ بن حیان نے قلعہ پر سے جھانک کر کہا ”لوگو! قرآن ہمارے تمہارے درمیان ہے۔ اس میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَلَا تَحْزَنْ مِنْ الْمُشْرِكِينَ
اَسْتَجِازِلْ فَاصْرُفْهُمْ
يَتَّبِعْ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ اَلِغْهُمْ
مَأْمُوعًا۔

اور اگر کوئی مشرک تم سے چٹا مانگے تو اس کو پناہ دو۔ یہاں تک کہ وہ خدا کا کلام سن لے۔ پھر اس کی محفوظ مقام پر پہنچا دو۔

اس لئے اس ارشاد قرآنی کے مطابق تم میں امان دیدو۔ اگر تم اگر تمہارے خیالات سنیں۔ اگر ہماری سمجھ میں آگئے۔ تو تمہارے ساتھ قبائل ہو جائیں گے۔ ورنہ وہیں چلے آئیں گے۔ خلاصہ نے منظور کر لیا۔ اور جب ان لوگوں نے باہر نکل کر ان کی چکنی چڑھری باتیں سن لیں تو ان میں شامل ہو گئے۔

شعیب واپس آیا تو اپنے آدمیوں کو لیکر ذریعہ جان چلا گیا۔

شعیب اور سفیان | حاج لے سفیان بن ابی العالیہ کو لکھا کہ وہ دس گروہ ہمارے قیام کر لے۔ وہاں حارث بن عفرہ اور سورہ بن انجر تہمی کی فوجیں بھی آکر اس سے مل جائیں گی۔ وہ ان سب کو لیکر شعیب کے مقابلہ پر نکل جائے۔ فوجیں تو دونوں آگئیں۔ لیکن خود سورہ چلائی نہیں کے ساتھ کسی خاص وجہ سے نہ آ سکا۔ اس نے سفیان کو کہل بھیجا کہ میرے آتے تک انتظار کرو۔ سفیان نے اس بات کی پروا نہ کی کہ شعیب کے مقابلہ کو نکل پڑا۔

شعیب نے اپنے بھائی کو تو کہیں گاہ میں چھپا لیا اور خود بھی ٹپنے لگا۔ گویا میدان جنگ سے بھاگ رہا ہے۔ سفیان اس کے تعاقب میں بے دھڑک بہت بھاگ گیا۔ جب دونوں فوجوں کے بیچ

خوارج کی بغاوت | جب ان کی بغاوت کا وقت آیا تو یہ لوگ صرف ایک سو

بیس آدمی لیکر نکل پڑے۔ چونکہ اکثر ہمدل تھے۔ اس لئے انہوں نے حاکم جزیہ محمد بن مردان کے گھوڑے لوٹ کر اپنے آدمیوں میں تقسیم کئے۔ محمد بن مردان کو علم ہوا تو اس نے فوری بن تمیز کو ایک ہزار آدمیوں کے ساتھ ان کے مقابلہ پر بھیجا۔

صلح اور شعیب کی پہلی فتح | عدی نے خفیہ طور پر ایک آدمی کو صلح کے پاس بھیجا کہ میں تمہارا مقابلہ نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے تم یہاں سے

چھپکے سے نکل جاؤ۔ صلح نے اس کے آدمی کو تو گرفتار کر لیا اور ناگہانی طور پر عدی کی فوج پر ٹوٹ پڑا۔ عدی اس وقت چاشت کی نماز پڑھ رہا تھا اور اس کے ساتھی بالکل غافل تھے چنانچہ لڑے بغیر بھاگ گئے۔

محمد کو معلوم ہوا تو اس نے خالد بن جزہ شعلی اور حارث بن جحونہ کو تین ہزار سپاہی دیکر بھیجا۔ ان دونوں نے جاکر خوارج کا مقابلہ کیا۔ اور ایک زبردست لڑائی ہوئی۔ جس میں طرفین کے آدمی کام آئے رات کی تاریکی میں خوارج وہاں سے بھاگ کر جزیرہ موصل اور اسکرہ کے علاقوں کو طے کرتے ہوئے حجاج کی حدود حکومت میں داخل ہوئے۔ حجاج کو معلوم ہوا۔ تو اس نے حارث بن عفرہ بن ذی الشعار ہمدانی کو تین ہزار کوفیوں کے ساتھ ان کے مقابلہ پر بھیجا۔ موصل اور جزہ خا کے درمیان موضع ندج میں دونوں کا آمنا سامنا ہوا۔ اور معرکہ کا زور گرم ہوا۔ جس میں خوارج کا امیر صلح مار گیا۔

شعیب کی دوسری فتح | یہ دیکھ کر شعیب طیش میں آگیا اور چند آدمیوں کو

لے کر عراق میں پر ٹوٹ پڑا۔ شعیب کا حملہ اتنا سخت تھا کہ عراقیوں کو مجبوراً پیچھے ہٹنا پڑا۔ اس طرح موصل پر شعیب نے اپنے آدمیوں کو قلعہ میں داخل کر لیا۔ وہاں سب نے مل کر شعیب کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر کوفیوں پر شیخوں اور جس میں ان کا سردار حارث

ساتھ خوارج کے مقابلہ پر بھیجا۔ شیبہ بن میں ان کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں تھی۔ اس لئے شیخون مارنے کی تجویزیں دیتے رہے۔ لیکن جنرل جہاں اس کے تعاقب میں پہنچتا وہاں فوج کے لئے خندق فرو کرداتا۔ اس لئے شیبہ کو اس بات میں کامیابی نہ ہوئی اور ان کو چھوڑ کر جرجا یا کی طرف نکل گیا۔

شیبہ اور سعید | حجاج تیز مزاج آدمی تھا۔ وہ کسی بات کے تصفیہ کے لئے زیادہ انتظار

کرنے کا عادی نہیں تھا۔ اس لئے اس نے سعید بن جبلة کو یہ کہہ کر بھیجا کہ تم جا کر ایک خوشخوار درندہ کی طرح شیبہ پر بھپٹ پڑو جب وہ جنرل کے پاس پہنچا تو اس نے جلد بازی سے منع کیا۔ مگر سعید مانا۔ اور شیبہ کا مقابلہ کرنے کے لئے نکل پڑا۔

شیبہ کا حوصلہ | شیبہ اس وقت قطیف میں تھا۔ اور دہاں کے چودھری سے اپنی

ضرورت کی چیزیں وصول کر رہا تھا جس صبح کو سعید قطیف پہنچا ہے اس صبح کو چودھری نے شیبہ کی دعوت کی تھی چودھری نے کسی بُرج پر چڑھ کر سعید کی فوج کو دیکھا تو بہت گھبرایا۔ لیکن شیبہ نے یہ خبر سن کر کہا۔ کچھ پروا نہیں۔ یہ بتاؤ کہ کھانا تیار ہے یا نہیں؟ کھانا لایا گیا تو شیبہ اور اس کے ساتھیوں نے کھا کر نہایت اطمینان سے نماز پڑھی۔ اور مقابلہ کے لئے نکل آئے۔ تھوڑی دیر میں سعید مارا گیا اور اس کی فوج نے بھاگ کر جنرل کے پاس پناہ لی جنرل نے ان سب کو جمع کر کے نہایت بہادری سے شیبہ کا مقابلہ کیا۔ یہاں تک کہ زخموں سے چھد ہو گیا۔ لوگ اس کو میدان سے اٹھالائے۔ اور کوفہ کی واپسی کو سب نے غنیمت جانا۔ جنرل نے یہ سارا واقعہ حجاج کو لکھا۔ اس نے سعید کے لئے دعا و مغفرت مانگی اور جنرل کے علاج کے لئے ایک طبیب اور دو ہزار روپے بھیجے۔ (دیکھیں ص ۱۱۱ کا لمبلہ)

میں پہنچا تو شیبہ نے حملہ کیا۔ ادھر اس کا بھائی مصداد گھات سے نکلا اور سفیان کی فوج کو بہت زیادہ نقصان اٹھا کر برقی طرح پسپا ہونا پڑا۔

ایک غلام کا کا زمانہ | خود سفیان میدان میں زخمی ہو کر غزوہ نامی لئے اسے اٹھا کر گھوڑے پر سوار کیا اور خود پیر بن کر خوارج کو ہٹاتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کی جان آقا پر شمار ہو گئی۔

سفیان نے حجاج کو یہ سارا واقعہ لکھا تو اس نے سفیان کو شاباش دی اور شورہ بن ابجر کو کلامت کی اور اس کو حکم دیا کہ مائن سے پانچ سو شہسوار لے کر شیبہ کے مقابلہ پر چلا جائے اور نہایت حزم و احتیاط سے ان کا مقابلہ کرے۔

شیبہ نہروان میں | شیبہ پھرتا پھرتا نہروان پہنچا وہاں جا کر اس میدان میں گیا

جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کو جمع کیا تھا۔ وہاں جا کر اس نے ان کی یادگار منائی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلف دل کی پٹریاں خوب نکالی۔ پھر جا کر پل توڑا اور دہاں کمپ قائم کیا۔

سورہ پانچ سو شہسوار لیکر نہروان پہنچا اور شیبہ سے لڑائی شروع کی۔ طرفین نہایت بہادری سے لڑے۔ لیکن سورہ کو شکست کھا کر واپس مائن کو جانا پڑا۔ خوارج نے برابر اس کا تعاقب کیا۔ لیکن ایل مائن نے باہر نکل کر ان پر تیراؤر پھر برسے شروع کئے۔ اس وجہ سے خوارج دہاں سے واپس ہو کر جو حفا ہوتے ہوئے تکریت چلے گئے۔

شیبہ کی مہمیت | مائن میں یہ خبر پھیل گئی کہ شیبہ مائن پر شیخون مارنا چاہتا ہے

یہ سن کر دہاں کی فوج اپنی خیر منافی ہوئی کوفہ چلی آئی۔ پھر حجاج نے عثمان بن سعید جنرل اور جنرل کو چار ہزار آدمیوں کے

فضائل سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ معاذین کے اعتراضات کا جواب علامہ ابن حجر ہمتی کے قلم سے (۴۱)

(مترجمہ مولانا حکیم پر عید الخاق صاحب نزہیل اہل بیت)

حدیث مذکور پر اعتراض
اور اس کا جواب

ہے تو اس کو حجت کس طرح سمجھا جائے اس کے جواب میں میں کہتا ہوں کہ ہمارے فقہاء اور علم اصول کے امام اور محدث کے حاوڈ سب اسی قاعدے پر متفق ہیں کہ مناقب میں ضعیف حدیث بھی حجت ہے جس طرح کہ فضائل افعال میں بھی حدیث ضعیف سب بڑے بڑے ائمہ کے نزدیک اجماعاً حجت ہے اور جب قاعدہ ثابت ہو گیا کہ مناقب میں حدیث ضعیف حجت ہے تو کسی معاذ کو شبہ کی اور کسی عاصد کو طعن کی گنجائش نہ رہی۔ بلکہ جن لوگوں میں ذرا بھی اہلیت ہے وہ

(بقیہ تاریخ خوارزم از صفحہ ۱۱)

شبیب ان کو شکست دے کر مدائن کرے۔ کوثر۔ قیرہ اور آتہا ہوتا ہوا ذریعہ جان چلا گیا۔ اس وقت حجاج نے عروہ بن مزہ بن شعبہ کو کوثر میں اپنا جانشین مقرر کیا اور خود بصرہ چلا گیا۔ اتنے میں بابل کے ایک چودہری نے عروہ کو لکھ بھیجا کہ شبیب آئندہ عینے میں کوثر پر چھاپہ مارتا چاہتا ہے عروہ نے وہ خط فوراً حجاج کے پاس روانہ کیا۔ وہ خط کو پڑھنے ہی واپس کوثر چلا آیا۔

(باقی آئندہ)

اس حقیقت کو اپنے ذہن میں جگہ دیں گے اور اس کو جان سے عزیز سمجھیں گے۔ اور مگر انہوں کی کو اس اور بیہوشوں کی غلطیوں کا کچھ خیال نہ کریں گے۔ ادباً جبکہ تم کو حدیث ضعیف کے متعلق قانون معلوم ہو گیا۔ تو اب جہاں جہاں اس کتاب میں ہم نے کسی صحابی یا دوسروں کے مناقب میں حدیث ضعیف روایت کی ہے۔ اس کو حجت سمجھ کر تشکیک کرو۔ کیونکہ اس باب میں وہ کافی دلیل ہے۔ لیکن اس میں ایک شرط یہ ہے کہ اس حدیث کا ضعف ایسا نہ ہو کہ اس کے راویوں میں سے کسی کی طرف مدفع حدیث وغیرہ کی نسبت کر سکیں ورنہ (جس حدیث ضعیف کے راویوں پر مدفع حدیث کی تہمت ہو) اس سے مطلقاً احتجاج جائز نہیں۔ (نہ مناقب میں نہ فضائل اعمال میں)

ومنہا

اور اس سے محب طبری نے اپنی ریاض میں روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سب سے زیادہ رحم دل میری امت کے واسطے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور ان میں سب سے زیادہ قوت والے عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور ان میں سب سے زیادہ حیا دار عثمان رضی اللہ عنہ ہیں اور سب سے زیادہ فیصلہ کرنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اور ہر نبی کے واسطے حواری مددگار ہوتے ہیں۔ اور میرے حواری طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ ہیں اور سعید بن ابی وقاص جہاں کہیں ہوں حق ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ ان دس لوگوں میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔ اور عبدالرحمن بن عوف تجارت رحمان میں سے ہیں۔ اور ابو عبیدہ بن جراح اللہ تعالیٰ کے امین ہیں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے امین ہیں اور میرے راز کا مالک معاویہ بن ابی سفیان ہے۔ یہی جو شخص ان سے محبت کرے وہ نجات پا گیا۔ اور جس نے ان سے

بعض رکھا۔ وہ ہلاک ہو گیا۔ پس اس حدیث میں غلطی نہ ہو کہ تو معلوم ہوگا کہ حضرت معاویہؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خصوصیت عطا فرمائی ہے جو آپ کے کاتب وحیؓ اور اسرار الہیہ اور تنزیلات رحمانیہ پر امین ہونے کے بالکل متنازع ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ان کا بہت بڑا رتبہ تھا کیونکہ انسان اپنے مخفی اسرار پر بجز ایسے شخص کے بین تصور نہیں کر سکتا۔ جو کہ اس کے اعتقاد میں جملہ کمالات کا جامع ہو اور مہرسم کی خفایتوں سے پاکیزہ ہو اور یہ آپ کے بہت بڑے مناقب میں سے ہے۔ اور اکل فضائل اور مطالب میں سے (کہ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا سمجھا) امیر معاویہؓ کے مناقب میں سے ایک وہ حدیث

ومنہا

ہے جس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا۔ فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم معاویہؓ کو اپنا خیر خواہ سمجھو۔ کیونکہ وہ اللہ کی کتاب پر امین ہے اور وہ بہت اچھا امین ہے۔ اس حدیث کے راوی وہ لوگ ہیں جو ایک صحیح حدیث کے ہوتے ہیں۔ حافظ ہتھی کہتے ہیں کہ صرف ایک شخص کو ان میں سے میں پہچانتا ہوں۔ اور اس قسم کا کلام جو حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کو ابن عباسؓ نے اپنی طرف سے بنا کر کہا ہو (یعنی اپنی رائے سے بیان کیا ہو) پس اس حدیث کو مرفوع حدیث کا حکم حاصل ہے۔ اور اس کی سند کے راویوں میں سے ایک راوی علی بن ابی طالبؓ ہونا زیادہ سے زیادہ اس کی سند میں ضعیف کا باعث ہو سکتا ہے اور ابھی اوپر گزرا ہے کہ مناقب (اور فضائل اعمال) میں ضعیف حدیث مقبول ہے۔

ومنہا

اور مناقب حضرت معاویہؓ رضی اللہ عنہ حدیث بھی

ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ شریفہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے (تو کیا دیکھتے ہیں) حضرت معاویہؓ کا سر ان کی گود میں تھا اور وہ ان کو چوم رہی تھیں (بوسہ دے رہی تھیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا تم اس سے محبت رکھتی ہو، انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے بھائی سے بھلا محبت کیوں نہ رکھتی (یعنی مجھ کو معاویہؓ سے محبت ہے کیونکہ میرا بھائی ہے) اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ اور اس کا رسول (دونوں) معاویہؓ سے محبت رکھتے ہیں اس پر حافظ ہتھی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں بعض وہ لوگ ہیں جن کو میں پہچانتا نہیں یعنی کہ وہ ضعیف ہے اور اوپر گزرا کہ اس باب میں حدیث ضعیف محبت ہے۔

ومنہا

اور فضائل معاویہؓ میں سے ان کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرال میں داخل ہونا ہے کیونکہ حضرت ام حبیبہؓ ام المومنین آپ کی ہمشیرہ تھیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو اور میرے اصحاب کرام کو اور میرے سسرال والوں کو جیوڑ دینا (یعنی گالیوں کا منشاء نہ بنانا۔ کیوں کہ جو ان کے بارے میں میری حفاظت کریگا۔ یعنی ان کی عزت کر کے مجھ کو خوش کرے گا) اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے ہمراہ حفاظت کرنے والا ہو گا۔ جس کی وجہ سے وہ معزز رہیگا (اور جس نے ان کے بارے میں میری حفاظت نہ کی (یعنی ان کو برا بھلا کہا۔ گالی گلوچ کیا) تو اللہ تعالیٰ اس سے الگ ہو جائے گا (یعنی اپنی حفاظت و نصرت ہٹا لیگا) اور جس سے خدا الگ ہو جائے عنقریب اس کو پکڑ لیگا۔ اس حدیث کو امام حافظ احمد بن منیع نے روایت کیلئے۔ نیز ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے رب کی طرف سے عزیت (دردہ) ہے اور ایک عہد و پیمان ہے کہ جس خاندان میں یہی شادی کروں اور جس خاندان میں میں اپنی کسی لڑکی کا نکاح کروں۔ وہ میرا گھر

خاکسکریا

صیقن بر قول فیصل

(۲)

(از جناب مولوی احمد اللہ صاحب ہر وہی)

ہمارے بعض بھولے بھالے دین سے نادانانہ تحریک خاکساریت کے متوالے۔ عسکری نظام کے ظاہری مظاہروں کے دیوانے جیسے مسلمانوں کی زبان سے سنتے ہیں مولویوں کی تحریکات اور فتاویٰ وغیرہ میں دیکھتے ہیں کہ مشرقی اپنی تحریک کی بنا پر اسلام سے خارج ہے، امرتدہا مشرقی کے خیالات سراسر اتحاد ہیں۔ تحریک خاکسار میں شامل ہونا جائز نہیں ہے مسلمانوں کو اس تحریک میں ہرگز شامل نہ ہونا چاہیئے تو اپنے بھولے پن سے جواب دیتے ہیں کہ ہم کو مشرقی کا عسکری نظام پسند ہے۔ ہم کو مشرقی کے خیالات و عقاید سے کیا مطلب۔ خود مشرقی نے لکھا ہے ”مجھے کسی مسلمان کے کسی عقیدے سے کسی وقت بحث نہ ہوگی۔ وہ جو عقیدے

چاہیں رکھیں“ (قول فیصل ص ۱) ”تو ہم کہتے ہیں کہ ہر مسلمان اس تحریک میں داخل ہو کر اپنے اپنے عقیدے پر مضبوطی سے تھکے۔ ہم نہ آج نہ کل نہ دس برس بعد نہ کبھی اس کے عقیدوں کو چھڑیں گے“ (ص ۱)

دیکھئے مشرقی اپنے چودہ نکات کے پانچویں نکتہ میں لکھتا ہے کہ ”خاکسار سپاہی مسلمانوں کے کسی فرقہ کے مفائد کو نہیں چھوڑتا اس اعتقادی آزادی کو ہر مسلمان کا مذہبی حق سمجھتا ہے“ (قول فیصل ص ۱)

مجھ کو خاکساریت کے متوالوں، مشرقی عسکریت کے دیوانوں کے اس قسم کے جوابات سن کر بے ساختہ ہنسی آتی ہے۔ اور کچھ افسوس ہوتا ہے کہ مشرقی نے کس طرح ان بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھانسا ہے۔ مشرقی کے مذکورہ بالا جوابات کا دیکھئے اور پڑھئے والا فوراً یقین کر لے گا کہ مشرقی یا تحریک خاکسار کو ہمارے عقائد یا ہمارے مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ تحریک خاکسار کا مقصد صرف مسلمانوں کو سپاہی بنانا ہے۔ باقی عقائد وہ مذہب جو چاہیں رکھیں لیکن ایک

(بقیہ از صفحہ ۱۳)

تعالیٰ نے حضرت ابوسفیانؓ کے فائدان کو جن میں سب سے بڑے حضرت معاویہ رضی ہیں۔ کتنی شرافت عزت اور کمال فخر و بزرگی عظمت و شان اور حفاظت اور اقبال عطا فرمایا ہے جس کی وجہ سے ان کو ایک خاص قرب اور بہت بڑا امتیاز حاصل ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر خوشیے کرو کہ جو ان کے بارے میں میری (حجرت) کی حفاظت کرے گا۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کرنے والا مقرر ہوگا۔ اور جو ان کے بارے میں میرا کچھ خیال نہ کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ الگ ہو جاتا ہے۔ اور جس سے اللہ تعالیٰ الگ ہو (ناراض ہو) جائے تو اس کو عنقریب پکڑ لے گا۔ (باقی آئندہ)

جنت میں میرے رفیق ہوں گے۔ اس حدیث کو عارف ابن ابی اسامہ نے روایت کیا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا تھا جس میں یہ مانگا تھا کہ اپنی اُمت میں سے جس کو میں اپنے نکاح میں لاؤں یا جس کے ساتھ اپنی اُمت میں سے اپنی کسی لڑکی کی شادی کروں وہ میرے ساتھ جنت میں جاویں پس اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ عنایت فرمادیا (یعنی دعا قبول فرمائی) اس کو بھی عارف نے روایت کیا ہے میں اگر تم اس اتنی بڑی فضیلت کو سوچو اور اتنے بڑے مرتبے پر غور کرو۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرال کے فائدان کے لئے ہے تو تم کو بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ اللہ

کہا ہے۔ مشرقی لکھتا ہے :-

”انگریز کے سپاہی کو معلوم نہیں کہ اُلی سے لڑائی کے لئے ہتھیار کیا گیا ہے یا جرمنی سے۔ وہ ہر نوع و ہر وقت تیار ہے۔ اور صرف حکم کا بندہ ہے۔“

بہینہ اسی طرح خاکسار کو معلوم نہیں کہ دنیا میں اس کے کھڑے ہونے کا کیا مقصد ہے۔ وہ ہر مقصد کے لئے تیار اور حکومت کی فوج کی طرح اپنی قوم کا ہر آن محافظ ہے۔ خاکسار کو حکم کی نوعیت سے بحث نہیں۔ نفس حکم کے کھٹ ہے جب حکم مل گیا، خاکسار کا کام صرف اس حکم پر عمل کرنا ہے۔ (صفحہ ۱۰۱)

دیکھا آپ نے ساما قصیدی نظم ہو گیا۔ انگریزوں کی سپاہی کی طرح خاکسار بھی صرف حکم کا بندہ ہے۔ اس کا اپنا یعنی خود مشرقی جو حکم دے، بلا پس و پیش، بلا غور و فکر خاکسار کا فرض ہے کہ اس پر عمل کرے۔ حکم کی نوعیت سے کسی کو بحث کرنے کا حق نہیں۔ اس کا کام حکم پر عمل کرنا ہے۔ مشرقی نے اسی قول فیصل میں متوجہ نہ کیا ہے۔ کہ تحریک کا مقصد مسلمانوں کو ”طبیع و منقاد بنانا ہے۔ ان میں اطاعت امیر کا مادہ باقی نہیں رہا۔ اطاعت امیر ہی اصلی جوہر ہے۔ چنانچہ ایک جگہ لکھتا ہے ”موتی اور جلی عبادت میں لکھتا ہے کہ تحریک کا قائد جب تک قائم ہے تحریک کا واحد ذمہ دار ہے اور اداہ علیہ کے سوا (یعنی خود مشرقی) کوئی طاقت اس کو اس کے منصب سے گرا نہیں سکتی۔ الغرض خاکسار تحریک کا تمام نظام اول سے آخر تک اختیار ناظم (یعنی دیکھ کر شب) پر مبنی ہے۔ چند سطر بعد خاکسار تحریک کے ہر فرد کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ اطاعت امیر کے ذریعہ اصول کو تحریک کی کسی منزل میں پہنچنے میں مدد دے۔“

چنانچہ صاف عیاں اور واضح ہو گیا کہ تحریک خاکسار کے ہر فرد کا پہلا فرض اطاعت امیر ہے۔ تحریک خاکسار کا امیر امیرِ مطلق ہے۔ وہ کون ہے خود مشرقی۔ مطلب کیا ہوا۔ ہر

دور میں، دقیقہ رس نگاہ رکھنے والا، مشرقی کی تصانیف تذکرہ و اشادات، قول فیصل بلکہ صرف قول فیصل بخود دیکھئے اور غور و فکر کیا کہ یہ مشرقی کی ایہ فریاد ہو کہ اولیٰ و علیٰ جان ہے کہ کسی طرح مسلمان ہرے چال میں پھنس جائیں۔ دن مشرقی اور تحریک خاکسار کا جو مقصد ہے۔ وہ قول فیصل کی مرقومہ بالا آٹھ تحریرات سے صاف عیاں اور عیاں ہے۔ مزید توضیح یا تشریح کے واسطے مشرقی کی مزید چند عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

”آہ مشرقی کا اپنا خون گنت آہ ملاحظہ فرما چکے۔ اب ذرا تیز آہ لکھ ملاحظہ فرمائیں۔“

”مولوی کا آجکل کا قبایہ بھارا ساتھ بالکل غلط ہے۔ خاکسار سپاہی اس غلط مذہب کو منجھو زمین سے مٹانے اور اس کی جگہ نبوی اسلام پھر رائج کرنے کے لئے اٹھتا ہے۔“ (قول فیصل، نوع ص ۱)

خاکساریت کے متوالے دو مسئلہ کہو کچھ سمجھے؟ مشرقی کیا لکھتا ہے خاکسار سپاہی اس غلط مذہب کو جو بولہ بولے کا پھیلا ہوا ہوا یا بٹکایا ہوا آجکل موجود ہے صفحہ ۱۰۱ سے ساری دنیا سے مٹانے کے لئے اٹھتا ہے۔

”کہنا کہ مشرقی تحریک کو کسی عقیدہ یا مذہب سے کوئی تعلق نہیں سراسر کمزور ہے یا نہیں۔ ایک حالہ اور نقل کرتا ہوں مشرقی نے بعض اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ جواب سوال ۱۰۱۔ آپ کی تحریر میں سختی کیوں ہے۔ کہتا ہے کہ ”ہنہ اسلام کو خدا نے کہا تھا کہ مخالفوں سے سخت ہو جاؤ۔ قرآن اپنے مخالفوں کے حق میں سخت ہے۔ اس لئے میں بھی سخت ہوں۔ آجکل کے مسلمان قرآن پر عمل کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو سختی سے پیدا کرتا ہوں۔ جراح سے مرعوب چھینا ہے۔“ (صفحہ ۱۰۱) ایک نہایت پُر نعرہ اور زبردست تحریر مشرقی کی ملاحظہ فرمائیں۔ دیکھئے خاکسار سپاہی بنانے کا مقصد و منشا

الانتباهیۃ علی الافتتاحیۃ مشرقی کا تذکرہ غلط

(پیوستہ یگنہ شتہ)

(۲۰۱) فساد اللہ امریکہ (۱۹-۵) فساد کا لفظ اگر محجود

ہے تو غلط استعمال ہے۔ مزید یہ تو عام محاورہ نہیں۔

(۲۰۲) تقوون عن انباء اللہ (۱۹-۶) الہدیت کا یہ

قول نہیں ہو سکتا کہ ہم خدا کے بیٹے ہیں۔ البتہ مشرقی کا طرز

خطاب یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ خدا کا پیارا ہے۔ کیونکہ کبھی

کہتا ہے لا استخضر لکما اور کبھی لکھتا ہے کہ انبئونی کذا

دکذا۔

(۲۰۳) غزوہ اقی عقبہ دل کو جا نہیں (۲۵-۷) یعنی حکومت

تہارے گھر کے درمیان سینہ کے بل بیٹھ کر تم سے لڑ رہی ہے

اہل فن اس فقرہ کو غور سے دیکھیں کہ سینہ کے بل بیٹھ کر لڑنا

کیسا تعجب خیز ہے۔ پھر الہدیت کے گھر کے درمیان لڑنا اور بھی

تعجب خیز ہے۔ قرآن مجید پر عبور رکھنے والے اصحاب خوب جانتے

ہیں کہ جاغین تباہی زدہ لوگوں میں استعمال ہوتا ہے اور مشرقی

تباہ کن حکومت کے لئے استعمال کرتا ہے۔ مصدر اگرچہ استقرار

کے معنی میں ہے مگر اسپر مشقات کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ پھر

طرہ یہ کہ الہدیت کی ایک داد پیش کی ہے جس سے مراد انکا

دار الخلافہ ہو سکتا ہے۔ درنہ فی دیا رکھا استعمال ملک کے لئے

استعمال ہو سکتا تھا۔ تاہم تاریخ نگذیب کرتی ہے کیونکہ الہدیت

صہم اپنے خیالات، عقائد اور مذہب میں بالکل آزاد ہیں گئے۔

خاکسار تحریک کو کسی کے مذہب و عقائد سے کوئی مطلب نہیں۔

غلط خیال ہے۔ جہاں اطاعت امیر کا پڑنے لکھے میں پڑا۔ عقائد برباد

زمہب فنا۔ (باقی آئندہ)

ہر خاکسار پر مشرقی کی اطاعت فرض ہے۔ مشرقی کے عقائد کیسے
ہیں۔ سراسر کفر و انحراف۔ وہ جو کچھ حکم اور احکام دے۔ خواہ
کسی قسم کے ہوں۔ اسلام کے موافق ہوں، خلافت ہوں کفر
ہوں انحراف ہوں۔ کچھ ہی کیوں نہ ہوں ہر فرد تحریک سینے
خاکسار کا فرض ہے کہ بلاچوں و چراہل کرے۔

مسلمان! میرے خاکساری دوستو! اپنے ایمان و اسلام
کی حفاظت کرو۔ تیرہ سو پچاس سال قبل کا اسلام بھی مشرقی
کے الفاظ و عبارات میں تم کو معلوم ہو گیا۔ تم کو یہ بھی معلوم ہو گیا
کہ مشرقی کے نزدیک مولویوں کا بتایا ہوا اسلام غلط ہے۔ مشرقی
اور خاکسار سپاہی اس کے مٹانے کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ خاکسار
سپاہی کے فرائض بھی تم کو معلوم ہونگے۔ کہ اطاعت امیر میں بحال
دم زدن نہیں۔ اگر امیر کی اطاعت یا حکم میں کسی قسم کا اعتراض
یا چون و چرا کرنا۔ وہ بد بخت و فساد و چراہل کہنا جائے گا۔ (مٹا)
جانتے ہو مشرقی کی ان جملات سے کیا ثابت ہوا۔ خاکسار یا
خاکسار سپاہی کی کیا تعریف نکلی۔

اگر مشرقی حکم دے۔ جاؤ۔۔۔ کی حمایت کرو۔ ان کی
فوج میں شامل ہو کر جس سے یہ لڑیں، اس سے تم بھی لڑو۔ خاکسار
سپاہی چپ چاپ حکم کی تعمیل کرے۔ خواہ اس کو اپنے مسلمان
بھائیوں (ترکی، افغانستان، حجاز وغیرہ) ہی سے لڑنا پڑے۔
اگر مشرقی حکم دے، جاؤ فلاں عالم یا مسلمان کو قتل کر دو۔
اب خواہ اس قتل کرنے میں خدا کا گناہ کیوں نہ ہو۔ مگر خاکسار کا
کام بلاچوں و چراہل کرنا ہے۔

چنانچہ ابھی کل کی بات ہے کہ مشرقی نے لکھنؤ کے چند علماء
کو قتل کرنے کے واسطے خاکسار سپاہیوں جاننا زدن کو حکم دیا کہ
چلو لکھنؤ چلو۔ تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ کس طرح افتاں و غیراں مٹا
واطفنا کہتے ہوئے خاکسار سپاہی پر دراز لکھنؤ میں پہنچے تھے۔ یہ
دوسری بات ہے کہ لکھنؤ میں مشرقی کو ذلت اٹھانی پڑی۔
حکومت نے گرفتار کر لیا۔ معافی مانگ کر جان بچائی اور گھر کا
راستہ لیا۔ یہ سراسر خیال غام ہے کہ خاکسار تحریک میں شامل ہو کر

کبھی بھی ہندوستان پر حکمران نہیں ہوئے۔ بلکہ مثل اور چٹائی خاندان حکمران رہے۔ اس لیے اس فقرہ کا ہر ایک جز و اگرچہ ترکیبی لحاظ سے درست ہو سکتا ہے مگر انشا پر داری کی رو سے سارا ہی غلط ہے۔

(۲۰۳) حکمتِ حضرت تم من المصکومین (۲۵-۸) تم نے حکم دیا تو محکوم بن گئے۔ روزمرہ میں ٹھکے فرماں دہی میں استعمال ہوتا ہے۔ فرمانبرداری میں مستعمل نہیں ہے۔ اس لئے ٹھکے کا نتیجہ حکومت نہیں ہو سکتی۔

(۲۰۴) عصت الامرض عنکم وعن یاقین (۲۵-۹) اہل ہندوستان میں تم سے نافرمان ہو گئی اور باقی فرقوں سے بھی۔ یاقین نکرہ عنکم معروف کے بموجب ہے۔ اور زمین کا نافرمان ہونا اس کا متقاضی ہے کہ حیثاتی حکومت کے عہد میں زمین اہل ہند کی فرمانبرداری تھی۔ شاید کچھ استعاذہ کی سوچھی ہو۔ مگر وہ فائدہ زاد ہے۔

(۲۰۵) عبادۃ اولیاس عین جو نکھ من داس الی داس (۲۵-۱۰) گورنٹ تم کو ایک گھر سے دوسرے گھر کو کھال رہی ہے۔ غالباً یہ مطلب ہے۔ کہ ہندوستانی جلا وطن کئے جا رہے ہیں۔ واقعات کی روشنی میں یہ بالکل سفید جھوٹ ہے۔ شاید عبور دیار سے شور کا تخیل پیش کیا ہوگا۔ بہتر تھا کہ مضروب کی طرف اشارہ کیا جاتا۔ تاہم اولیاس کا تعلق عبادہ سے کچھ نہیں۔

(۲۰۸) ظہر الفساد فی برکود بحر کھر (۲۵-۱۱) اہل حدیث! تمہاری خشکی تری میں فساد ظاہر ہوا ہے۔ اس وقت ملک ہند اور بحر ہند پر تو برطانیہ قابض ہے۔ معلوم نہیں اہل ہند کی طرف ان دونوں کا تعلق کب سے ہوا۔ کیسے ہوا۔ اور اب کیسے ہے۔ ایک بندی کے لئے ہزاروں فقرات سے قلم کا ٹیڑھا لاکرتے جاؤ۔ مگر اہل فن کے اصرار طے البعید سے زیادہ وقت نہیں رکھتے یہ فقرہ ایسا اہل سبب کفر و فساد کا غلط بھی بیان نہیں کر سکا۔

(۲۰۹) شغلکھ اھوا انکھ و اھلوکھ من دون اللہ (۲۵-۱۲)

اہل حدیث! تمہارے مال و عیال نے تمہیں خدا سے روگردان کر دیا یہاں جن کا استعمال غلط ہے اور فقرہ بھی واقع کے خلاف ہے۔ (۲۱۰) کثرت فیکم الاحداث والذوقہ (۲۵-۱۳) تم میں مہربانیاں اور گناہ پیدا ہو گئے ہیں مگر اذات و عمر آدمیوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ کو غیر متعاد اور وضو شکنی کو مدٹ کہتے ہیں مگر ان کی جمع مستعمل نہیں۔ ورنہ اس کا مفہوم یوں بھی صحیح ہوگا کہ تم میں وضو شکنی کی واردات کثرت سے ہے۔

(۲۱۱) وازدو تم کھرا و ظلماء و فسقا و مشرکا۔۔۔ (۲۵-۱۴) اہل حدیث! تم ظلم و کفر، فسق اور شرک میں پڑ گئے۔ خدا کا حکم ہے کہ اس قوم کی جڑیں تک کٹ جائے گی۔ ایسے فقرات ایک دعویٰ در اصلاح کے منہ سے نہیں نکل سکتے۔ کیونکہ جو معائب کئے گئے ہیں ان کا ثابت کرنا آسان نہیں۔ پھر پیش گوئی چسپان کرنا کہ کچھ تک اس قوم کا استیصال ہو جائے گا۔ کتنا بڑا ظلم اور سفید جھوٹ ہے۔ قرآن عربی لکھنے کا یہ مقصد نہیں ہوتا کہ جھوٹ موٹ فقرے گھر کر سائے رکھ دیئے جائیں۔

(۲۱۲) فلو یبق من بلادکم قطعاً دملکا الا وکلھا بقوم لیسوا بہ کاہرین (۲۵-۱۵) اہل حدیث! جو بھی تمہارے شہروں کے ٹکڑے یا ملک تھے۔ وہ سب خدا نے کسی قوم کو دیئے ہیں جو خدا کے منکرین ہیں۔ اس فقرہ میں یہ خانی ہے کہ اہل ہند حکمران نہ تھے کہ ان کے شہر ہوتے۔ پھر شہروں کے ٹکڑے اور ملک نہیں ہوتے۔ بلکہ ملک کے حصوں میں شہر ہوتے ہیں اہل ہند کو کافر، مشرک اور فاسق، قرار دیکر اس کے مقابلہ پر انگریزی قوم کو کفر سے پاک رکھنا کمال خوش فہمی ہے۔ حالانکہ مذہبی اور فلاحی کمزوریاں اقوام یورپ میں ہم سے بھی کہیں زیادہ ہیں۔ آزاد کے بعد اسم حالیہ کا مواد ضروری تھا۔ تاکہ مستثنیٰ فیہ کا نشان مل سکتا اور لم بقی کی بجائے لم یرک ہوتا تو کم از کم کسی شہر کا بقا تو ممکن ہوتا۔ اب تو تمام کی ویرانی کا منظر درپیش ہے اور قریباً مبنی تو نہیں ہو تو قہ کی جگہ کی ضرورت تھی۔ یا تھا پھر داخل ضروری تھا۔

مواظبت و متفقا

مدارس عربی خیر المدارس جالندھر

اسلام کی تعلیم و تبلیغ کے مقصد کو پیش نظر رکھ کر آج سے دس سال پہلے مدرسہ ہذا کا جرائد الشریعہ بھروسہ رکھتے ہوئے عمل میں آیا۔ اس دس سالہ عرصہ میں مدرسہ علوم قرآنی، معارف احادیث نبویؐ، مسائل فقہ حنفی اور اخلاق اسلامی کی صحیح تعلیم و تبلیغ کے لحاظ سے جماعت علماء اور طلباء کے طبقہ میں قیامت خاص اور ناقابل انکار شہرت حاصل کر چکا ہے۔ فالجی اللہ علی احسانہ و انعامہ۔

عملہ تعلیم | آج کل تعلیم دینے والے اساتذہ کی تعداد بڑھ چکی ہے اور ۹۳ طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جن میں سے ۸۴ طالب علم جالندھر شہر اور بستیاں کے ہیں۔ اور ۹ طالب علم غریب الوطن ہیں۔ ہیر و نجات کے تمام طلباء کی خوراک، پوشاک، تعلیم کی کتابوں اور جملہ ضروریات کے اخراجات کا کفیل مدرسہ ہے۔

سالانہ آمد و صرف | اوسط مستقل سالانہ آمدنی بصورت چنڈہ دواہی ۵۵۰ - ۳۰ - ۲۰

اوسط مستقل سالانہ خرچ ۲۰۱۹ - ۸ - ۹
تفاوت آمد و صرف | آمد مستقل سے مستقل خرچہ ڈانڈہ بقدر ۱۴۶۹ - ۵ - ۹

زائد صرف بالعموم جلسہ سالانہ کی آمدنی اور آپ تحفوں معاونین کے دست کرم اور متفرق صدقات زکوٰۃ وغیرات سے پورا ہوتا ہے۔ عام طور پر جلسہ کے موقع پر آپ کی امداد کافی ہونے کی ضرورت ہے۔ اگر ہر شہر یک جلسہ ہمارے سال کی مقدار جلسہ میں ادا فرمائیں تو مدرسہ نہایت اطمینان سے سال گزار لے۔

قلت آمدنی کا حل | ۱۴۶۹ - ۵ - ۹ کی کمی پورا کرنے کی آسان صورتیں یہ ہیں:-

(۲۱۳) الدنیا بخیر حسنہ الوجہ (۲۵۰ - ۱۹) دنیا پوری اور خوبصورت حسین عورت ہے۔ پورے ہی اور خوبصورت اسلام نہیں کس ملک کا تخیل ہے۔ پھر حسنہ کے بعد الوجہ بڑھا کر ضروری ہے۔

(۲۱۴) لا تزال تذلل جعلها (۲۶۰ - ۱) وہ اپنے شوہر کی فرمانبرداری رہتی ہے۔ مگر قبل پر تب قابل اعتراض ہے اور تذلل خود ساختہ ہے۔

(۲۱۵) تعجل لہ کل ما يشاء... حتی يصنع قراء و اعضاۃ (۲۶۰ - ۲) اعضاۃ کا اطلاق ہے اور حقے علت غائیہ کے لئے نہیں آتا۔ انتہائیہ اور عاطفہ ہو کر آتا ہے

(۲۱۶) لا تدوم و تصاحب الا من انكرها و اصحابها (۲۶۰ - ۳) دنیا اسی کی صحبت میں رہا کرتی ہے۔ جو اسے نظر انداز کر دے بصورت تو کسی قدر صحیح ہے مگر لفظ بے جوڑ میں یہ معطوف پر حرف نفی کا اعادہ نہیں اور مستثنیٰ پر نہ مداومت کا صلہ کوڑ ہے نہ مصاحبت کا۔ اور اصحاب بھی اپنی جگہ پر استعمال نہیں ہوا۔

(۲۱۷) لا تدنوا هذه العقیقہ (۲۶۰ - ۴) یہ بڑھیا پاک نہیں آتی۔ مگر رسم الخط کی رو سے یوں ہوگا کہ تم اس بڑھیا کے پاس نہ جاؤ۔ اگر اسے صحیح مانا جائے تو موصول کی طرف کوئی نہیں پھر تعجب یہ ہے کہ یہاں اسے باندھنا کر آگے چل کر اس کے یہاں نیچے بھی دکھائے ہیں۔

(۲۱۸) العبد لهما ولا یعیذ لهما (۲۶۰ - ۵) دنیا اسی کے پاس جاتی ہے۔ جو اسے دور کرے اور اس کی پرستش نہ کرے۔ لیکن لا یعبد ہا فقرہ تکرار کا مقتضی تھا۔ جو یہاں موجود نہیں۔

(۲۱۹) من دنا منها فقصیہ (۲۶۰ - ۶) اس کے پاس گئی اسے اس نے ذکر کر دیا۔ اس مطلب کے لئے نہ مضارع پیش کیا جاسکتا ہے نہ حق صرف جزا اس فقرہ کا معطوف بھی اسی مقم میں مبتلا ہے۔

(باقی آئندہ)

(۱) اہل کرم اور صاحبِ مقصدت ماہوار مستقل چندہ مقرر فرما کر فہرست میران میں اپنا نام درج کرا لیں۔
(۲) جلسہ کے موقع پر خود اور اپنے دوستوں سے چندہ دلا کر شکر یہ کا موقع دیں۔

چونکہ موجودہ عمارت مدرسہ متصل ریلوے روڈ ناکافی تھی۔ اس لئے ۱۹۳۹ء کو متصل لاڈ والی روڈ ۴ کنال اراضی میں تعمیر کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ جس میں آج تک سٹوڈنٹ ہاؤس میں پانچ کمرے مع برآمدہ، ٹلکا، کنواں، بنیاد مسجد تیار ہو چکے ہیں۔ جن پر اس وقت تک اخراجات ۶۰۰-۶۳۳۵ آچکے ہیں۔

متفرق عطیات جو بمبہ تعمیر موصول ہوئے ۶-۵-۶۳۷
کل آمدن بمبہ تعمیر - - - - ۵۸۷۷-۴۰۰
لگی خرچ بمبہ تعمیر - - - - ۶۳۳۵-۶۰۰

قرض ذمہ مدت تعمیر | ۲۰۰-۶۸۰ زائد خرچ ہوئے

باقی ہے۔ اہل خیر اور باہمت حضرات اس قرض کے ادا کرنے میں اور مسجد و مدرسہ کی باقی عمارت کی تکمیل میں سعی فرما کر اجر عظیم حاصل کریں۔ اور اپنے صدقہ جاریہ کو تاد ابد قائم رکھیں۔
ع بر رسولان بلاغ باشند و بس۔

الاعانۃ (حضرت مولانا) غیر محمد مہتمم مدرسہ خیر المدارس جالندھر شہر

حادثہ | مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو حضرت مولانا مولابخش صاحب قصوری صدر انصار المسلمین راولپنڈی

لاہور سے بذریعہ پر بھارت بس راولپنڈی جا رہے تھے۔ راستہ میں بس کا ایک ہیل گاڑی سے خطرناک تصادم ہوا۔ بعد ازاں بس ایک دھڑکت سے ٹکرائی۔ ایک ہیل فوراً امر گیا۔ امداد و سہ کی دو ٹانگیں ٹوٹ گئیں۔ تمام سواروں کو شدید ضربات لاقح ہوئیں مگر الحمد للہ کہ مولانا ممدوح کو کوئی شدید چوٹ نہیں آئی۔ ضعیف ضربات کی وجہ سے مولانا کئی روز صاحب فراش رہے۔

اس حادثہ عظیم سے محفوظ رہنے پر ہم مولانا کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو ہر قسم کے حوادث سے محفوظ رکھے۔ آمین (ادارہ)

۱۰ یہ تبریک | مورخہ ۲۷ شعبان کو بمقام مکھڑ شریف صاحبزادہ مولوی فضل الدین صاحب ناظر فوج محرمی

مکھڑ خلت الرشید حضرت مولوی احمد الدین صاحب سجادہ نشین کی شادی خانہ آبادی علی میں آئی۔ اس تقریب سید پر حضرت خواجہ نظام الدین صاحب سجادہ نشین تونسہ شریف و دیگر محرز مہمان مکھڑ میں رونق افروز ہوئے۔ شادی کی تمام رسوم شریعت مجتہد کے مطابق سر انجام ہوئیں۔ اس موقع پر ہم بہیم قلب حزب الانصار اور ادارہ کی طرف سے صاحبزادہ صاحب ممدوح کی خدمت میں ہدیہ تبریک عرض کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو صاحبزادہ صاحب کے لئے باعث برکت و رفعت و انبساط بنائے۔ آمین ثم آمین۔ (ادارہ)

حضرت مولانا محمد حسن صاحب کو پے در پے خدمات | نہایت رنج و اندوہ کے ساتھ یہ خبر سپرد قلم کی جاتی ہے کہ حضرت مولانا

الحاج مفتی محمد حسن صاحب مدظلہم العالی صدر مدرس مدرسہ نعمانیہ و خطیب عید گاہ اخاف امت سر کے حقیقی نوجوان بھائی میاں غلام ربانی صاحب اور مرحوم کی زوجہ محترمہ یعنی مولانا ممدوح کی بھادہ صاحبہ اور مولانا کے نوجوان نواسے حافظ عبدالرشید صاحب ۸ رمضان سے ۸ رمضان ۱۳۵۹ء تک یعنی چھ روز کے قلیل عرصہ میں یکے بعد دیگرے ہیضہ کے عارضہ سے اپنے وطن مالوت (دل پور۔ ضلع کیمیل پور) میں انتقال کر گئے۔ نا اٹھ وانا المیرہ راجعون۔ ان پے در پے حادثات سے حضرت مولانا اور ان کے خاندان کو جو صدمہ عظیم ہوا۔ اس کا اندازہ وہی شخص کر سکتا ہے جو خود مبتلا ہو۔ ہم ان صدماتِ غلیظہ میں حضرت مولانا اور آپ کے خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو صبر جمیل بخشے اور مرحومین کو جنت الفردوس

تبلیغی کتبائیں

کشف التلبیس مصنفہ مولانا سید ولایت حسین شاہ صاحب
دیوبند۔ یہ کتاب شیعوں کے مشہور رسالہ

”اندر ایمان“ کے جواب میں لکھی گئی ہے بشیعوں کا یہ رسالہ لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو کر ہزار ہا سستی نوجوانوں کی گمراہی کا باعث بن چکا ہے۔ بشیعہ رؤساء کی طرف سے شیعوں میں سخت تقسیم ہوتا رہتا ہے۔ بشیعوں کی اس ظلمت کفر کا عقلی و نقلی دلائل سے مہذب پیرایہ میں تبلیغ رد اس کتاب میں موجود ہے۔ شیعوں کے تمام مطاعن و اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ قیمت حصہ اول ۴ حصہ دوم ۶ حصہ سوم ۴ مکمل طلب کرنے پر قیمت ۱۲ محمولہ ڈاک علاوہ۔

المشرقی علی المشرقی طبع اقل۔ تعداد صفحات ۹۲۔
یعنی مشرقی کے عقائد اور اسکی

تحریک کے خلاف افغانستان، سرحد آزاد اور ہندوستان کے تقریباً ہر خیال کے کابر علماء و مشائخ اور اہل قلم حضرات کے تبصرہ، بیانات اور فتاویٰ، مقتدر مجالس کے فیصلوں اور مشرقی کے متعلق مصری و ترکی اخبارات کی رائے کا قابل قدر مجموعہ قیمت ۳ محمولہ ڈاک۔ قیمت فی سینکڑہ پندرہ روپے پچاس کتابوں کی قیمت آٹھ روپے علاوہ محمولہ ڈاک۔

ہدایہ آسمانی جس میں مرزا کے قادیانی کے اپنے قلم سے اس کے اسوایہ و عقائد، عبادات و معاملات

و کارنامے تفصیل کے ساتھ درج کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں نوزالدین اور مرزا محمد کے سوانح حیات اور ان کے عقائد وغیرہ بیان کرنے کے بعد سید حیات مسیح علیہ السلام پر عقلی و نقلی دلائل جمع کئے گئے ہیں۔ اس کتاب نے مرزائیوں کا ناظمہ بند کر دی ہے۔ رعنائی قیمت ۴۔

جریۃ شمس الاسلام کا شیعہ غلام المعروف بہ
جو اگست ۱۹۱۵ء میں شائع ہو کر خلیج فارس
صویر اسرائیل حاصل کر چکا ہے۔ انھیں جی جی خولی یہ ہے کہ

شیعہ صاحبان کے حق میں گالی تو کجا کہیں سخت الفاظ بھی استعمال نہیں کئے گئے۔ مختلف ذرائع کو ناگاہک حوالہ اور ان کی مستند کتابوں اور غیر مسلم مصنفین کی تحریروں سے ناقابل تردید مختصر اور جامع الفاظ میں نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اور جس میں مسئلہ مع صحابہ و تبرائے قرآن مجید، احادیث، نبی کریم، اقوال ائمہ سادات، صوفیائے کرام کے ارشادات کے علاوہ عقلی و نقلی براہین سے مکمل روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور اسلامی جرائم اور اکابر ملک کے افکار و آراء کے اقتباسات کے علاوہ سیزدہ صد سالہ اسلامی تاریخ میں سے تبرائی بازی کے ہولناک نتائج بیان کئے گئے ہیں۔ حجم ۱۳۲ صفحہ قیمت چار آنے محمولہ ڈاک ایک آنہ۔

بشارت اسمہ احمد از تصنیف لطیف مولانا حبیب اللہ
صاحب امرتسری مبلغ حزب انصاف

بھیرہ۔ اس کتاب میں قوی دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کی بشارت (و مبشر) برسولِ یاقنی من بعدی اسمہ احمدؑ کے اصلی اور حقیقی مصداق حضرت احمد مجتبیٰ رحمۃ اللعالمین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اس کا مصداق ہرگز نہیں ہے۔ حجم ۸۰ صفحہ سائز ۵x۷ قیمت چار آنے۔ علاوہ محمولہ ڈاک ایک آنہ

مازیانہ نقشبندیہ مؤلفہ مولانا حکیم حافظ عبدلکرم
صاحب بکھر وی۔ اس کتاب

میں مرزا کے قادیانی کے ان اعتراضات کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔ جو اس نے صوفیائے کرام پر لکھے تھے۔ قیمت چار آنے۔ علاوہ محمولہ ڈاک۔

ملنے کا پتہ :- منیجر جریدہ ”شمس الاسلام“ بھیرہ (پنجاب)